بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

جلد ۱ نمبر ۲۳

النور

مصلح موعود نمبر

۱۶ فروری ۱۹۸۰
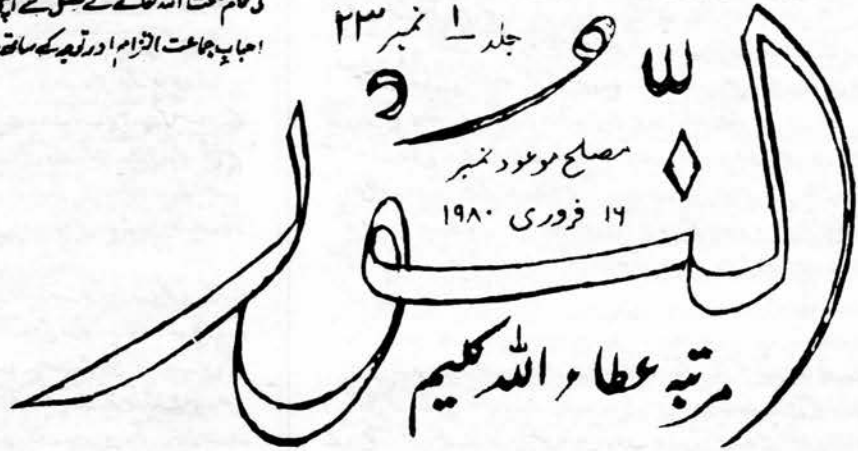
مرتبہ عطاء اللہ کلیم

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام آباد میں چند یوم قیام فرمانے کے بعد آج بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت التزام اور توجہ کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنی حفظ و امان میں رکھے، آپ کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا کرے اور آپ کے مقاصدِ عالیہ میں اپنے فرشتوں کی مدد عطا کرے اور ہر ہر قدم آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مد ظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

پیشگوئی دربارہ مُصلحِ موعُود

خُدا تعالیٰ کی قُدرت اور رحمت اور قُربت کا نشان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام "مُصلح موعُود" کے بارہ میں عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خدائے رحیم و کریم نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اسْمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہُوں اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پُور اور لُدھیانہ کا ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قُدرت اور رحمت اور قُربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اَے مظفر تجھ پر سلام۔ خُدا نے یہ کہا تا وُہ جو زندگی کے خواہاں ہیں مَوت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وُہ جو قبر میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادِر ہُوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا اُنہیں جو خُدا کے وجُود پر ایمان نہیں لاتے اور خُدا اور خُدا کے دِین اور اُس کی کتاب اور اُس کے پاک رسُول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھُلی نشانی ملے اور مُجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غُلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذُریت و نسل ہوگا۔ خُوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس رُوح دی گئی ہے۔ اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ وُہ نُور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خُدا کی رحمت و غیوری نے اُسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دِل کا حلیم۔ اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اِس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مُبارک دوشنبہ۔ فرزند دِلبند گرامی ارجمند مظهر الاوّل و الآخر مظهر الحق و العلاء كأنّ الله نزل من السّماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہُور کا موجب ہوگا۔ نُور آتا ہے نُور جِس کو خُدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خُدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رُستگاری کا مُوجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نُقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا"

(از اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۳)

"مُصلِح مَوعُود"
خُدا تعالےٰ کی قُدرت اور رحمت اور قُربت کا نِشان

قرآن و حدیث کا واضح بیان ہے کہ آخری زمانہ میں جب امام مہدی و مسیح موعود مبعوث ہوں گے۔ تو ان کے ذریعہ دینِ اسلام کو عالمگیر رُوحانی غلبہ حاصل ہوگا۔ چنانچہ وقت پر پُورے ہونے والے صدہا واضح قرائن اور بیّن علامات سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ اسلام کے عالمگیر رُوحانی غلبہ کا یہی زمانہ ہے۔ جس میں سے ہم لوگ اس وقت گذر رہے ہیں۔ اور ہر چشم بینا اِس بات کو بخوبی مشاہدہ کرسکتی ہے۔ کہ امام مہدی اور آپ کی برگزیدہ جماعت کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر رُوحانی غلبہ کے آثار شروع ہو گئے ہیں۔ اور دنیا میں وہ رُوحانی انقلاب آنا شروع ہوگیا ہے۔ جس کی خبر آثار میں دی گئی تھی۔

پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی خبر کے مطابق جب چودھویں صدی ہجری کے شروع میں امام مہدی اور مسیح موعود ظاہر ہو گئے اور آپ نے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا کام شروع کردیا تو آپ کے دل میں ایک طبعی خواہش اس امر کی پیدا ہوئی کہ وہ زبردست رُوحانی انقلاب جس کی آپؐ کے مقدس آقا و مطاع نے امام مہدی کے ذریعہ دی تھی' اس کے لئے اللہ تعالےٰ اپنی خاص قُدرت کے ساتھ ایک ایسا نشان' انہیں عطا فرمائے جس کی برکت سے اس عالمگیر روحانی انقلاب میں غیر معمولی مدد ملے۔ چنانچہ آپؑ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے اشارہ ملا کہ آپ اس کے لئے کسی علیحدہ مقام میں چالیس دن خصوصی دُعائیں کریں۔ اسی کے ماتحت آپ ۱۸۸۶ء کے شروع میں بمقام ہوشیارپور اپنے ایک خادم شیخ حامد علی صاحبؓ کے تشریف لے گئے۔ اسی جگہ ایک بالاخانہ کے کمرے میں آپ نے چالیس روز تک لگاتار اس عظیم مقصد کے لئے متضرعانہ دُعائیں کیں۔ ان درد بھری دُعاؤں ہی کا نتیجہ تھا کہ آپ کو بذریعہ الہام عظیم الشان بشارتوں سے نوازا گیا آپؑ نے ان الہامی بشارتوں کو ہوشیارپور ہی سے بتاریخ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء قلمبند فرماکر اخبار ریاض ہند امرتسر میں بطور ضمیمہ بتاریخ یکم مارچ ۱۸۸۶ء شائع کرادیا۔ چونکہ یہ بشارتیں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو لکھی گئیں اور بعد میں اخبار میں شائع ہوئیں۔ اس لئے جماعت کے لٹریچر میں انہیں اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے حوالہ سے ہی ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ بشارتیں جیساکہ اسی اشتہار میں حضور علیہ السلام نے خود وضاحت فرمائی ہے۔ خود حضور علیہ السلام کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ان میں اُن تفضلات وانعاماتِ الٰہیہ کا ذکر ہے جو حضورؑ کو دیئے گئے۔

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں پہلے نمبر پر ایک ایسی عظیم الشان بشارت کا ذکر ہے جس کی الہامی عبارت اسی پرچہ کے صفحہ ۱ پر حرف بحرف درج کردی گئی ہے۔ اس الہامی عبارت میں بطور پیشگوئی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ہاں ایک فرزند صالح کے تولد کی خبر دی گئی ہے جو بہ صفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا۔ اس اشتہار کو پڑھ کر بعض لوگوں نے پیدا ہونیوالے فرزند کے بارہ میں کچھ شبہات کا اظہار کیا۔ اور بعض اعتراض کئے جن پر حضورؑ نے ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کو ایک اور اشتہار بعنوان " اشتہار واجب الاظہار" شائع کیا۔ جس میں نہایت واضح الفاظ میں تحریر فرمایا کہ :-

" ہم عام اشتہار دیتے ہیں کہ ابھی تک جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز پہلے دو لڑکوں کے جن کی عمر ۲۰ - ۲۲ سال سے زیادہ ہے' پیدا نہیں ہوا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہٗ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہوجائے گا۔"

اسی اشتہار میں آگے چل کر حضورؑ نے تحریر فرمایا :-

" ماسوا اس کے ایک نادان بھی سمجھ سکتا ہے کہ مفہوم پیشگوئی وار منظر یکجائی دیکھا جاوے تو ایسا بشری طاقتوں سے بالاتر ہے جس کے نشان الٰہی ہونے میں کسی کو شک نہیں ہوسکتا اور اگر شک ہو تو ایسی قسم کی پیشگوئی جو ایسے ہی نشان پر مشتمل ہو پیش کرے۔"

اس سے معاً بعد فرمایا :-

" [illegible] پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دُعا کرکے ایک روح واپس منگوایا جاوے۔ .... مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دُعا کو قبول کر کے ایسی روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاءِ موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے مُردہ کی بھی رُوح ہی دُعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دُعا سے ایک رُوح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر اُن رُوحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔ جو لوگ مُسلمانوں میں چھُپے ہوئے مُرتد ہیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے بلکہ ان کو بڑا رنج پہنچتا ہے کہ ایسا کیوں ہُوا۔"

(اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء بحوالہ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۷۲ تا صفحہ ۷۳)

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے آخر میں وہ الہامی عبارت بھی درج ہے جس میں بطور تحدی اور چیلنج مخالفین اور منکرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ :-

" اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندے کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندے پر کیا تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کرسکوگے تو اُس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے۔"

ان پیشگوئیوں اور خدا تعالےٰ کی طرف سے اپنے برگزیدہ کو دی گئی عظیم نشان بشارتوں پر آج پُورے نوّے سال گذر رہے ہیں۔ اس نوّے سالہ مدت نے دُنیا میں برپا ہونے والے اُس عظیم رُوحانی انقلاب کے واضح آثار بھی دیکھ لئے اور ان پیش خبریوں کو حرف بحرف پُورا ہوتے بھی چشم خود مشاہدہ کرلیا۔ جیساکہ آپ نے ابھی اوپر مطالعہ کیا۔ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ۱۸۸۶ء میں ہی پسر موعود کے پیدا ہونے کی میعاد حسب اعلام الٰہی نو سال بتائی۔ چنانچہ ابھی مقررہ میعاد پر تین سال ہی گذرے تھے کہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو وہ فرزند ارجمند عطا فرمادیا۔ اور آپؑ نے اُسی روز ایک اشتہار کے ذریعہ اس کی پیدائش کی خبر بھی بایں الفاظ شائع کردی:-

" خدائے عزّوجل نے جیساکہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے۔ اپنے لُطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حُسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالےٰ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جس کا نام محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔

.... مجھے خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎

اے فخرِ رُسل قُرب تو معلومم شد ٭ دیر آمدہٗ زِ راہِ دُور آمدہٗ

پس اگر حضرت باری جل شانہٗ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیرالدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء۔ بحوالہ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۴۸ و صفحہ ۱۴۹ حاشیہ)

اس کے بعد کیا ہوا' مسلّمہ حقیقت کے طور پر جملہ واقعات سب کے سامنے ہیں۔ یہ فرزند دلبند جلد جلد بڑھا نہ صرف اپنی ظاہری نشو و نما کے رنگ میں بلکہ ذہنی اور رُوحانی استعدادوں میں بھی۔ اور خُدا کا سایہ اس کے سر پر سراں رہا۔ اسی سایۂ خداوندی میں علم رُوحانی کو جلد جلد حاصل کرتا چلا گیا۔ اگرچہ دنیوی اور متداول علوم میں اس کے ماہرین کی رائے کے مطابق کوئی خاص سند حاصل نہ کی لیکن علم لدُنّی سے وہ سب کچھ پایا جس کی زمانہ کو ضرورت تھی اس طرح کی اوائل عمر میں ہی حُسن و احسان میں اپنے باپ امام مہدی علیہ السلام کا نظیر بنا ۔۔۔ ابھی نوعمری ہی کا عالم تھا کہ رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کرکے اس میں بلند پایہ مضامین لکھ کر اپنے وجود سے بھی [illegible] رُوحوں کو بتا دیا بعد میں آپؓ کے شدید مخالف بن گئے۔

[illegible] کے بعد وہ وقت بھی آیا جب حسب اعلام الٰہی یہ پسر موعود مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا دوسرا جانشین اور خلیفہ بنا

اُس وقت آپ کی عمر صرف پچیس ۲۵ سال تھی۔ لیکن اس عمر میں بھی آپ نے جماعت احمدیہ کی جس کامیابی کے ساتھ قیادت کی اور جماعت نے جو جو ترقیات کیں وہ احمدیت کی درخشاں تاریخ سے ظاہر و باہر ہے۔ قدم قدم پر اندرونی اور بیرونی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر جس پر خُدا کا سایہ ہو اور مقدس رُوح سے اُسے تائید حاصل ہوئی ہو ظاہری مخالفتیں اس کا کیا بگاڑ سکتی ہیں۔ خُدا کے فضل و کرم سے اس اولوالعزم وجود نے جس طرف رُخ کیا۔ کامیابی اور کامرانی نے قدم چومے اور معاندین و حاسدین ہر میدان میں ناکام و نامراد رہے۔ باون ۵۲ سال خلافت کی اہم ذمہ داریوں کو بڑی ہی خوش اسلوبی سے ادا کیا اور احمدیت کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچانے میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اور جماعت کے تبلیغی مراکز بیرونی ممالک میں جاری کئے

اور ان ممالک کے اصل باشندوں کو ان کی اپنی زبان میں قرآن کریم کے معانی اور مطالب پڑھنے اور سمجھنے کے لئے ان زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے کی مہم جاری فرمائی۔ اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے لئے اسلامی لٹریچر ان کی زبانوں میں تیار کرائے۔ اس طرح جماعت کو بین الاقوامی حیثیت دلاکر ہزاروں اور لاکھوں ایسے افراد کو پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق و شیدا بنادیا۔ جو اس سے قبل مذہب اور اسلام سے کوسوں دُور تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی جو تفسیر آپ نے تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر کے نام سے لکھی ایک بہت بڑا علمی کارنامہ ہے ــــ پھر جماعتی تربیت کے لحاظ سے جو بھی جماعت احمدیہ میں داخل ہُوا اُسے پہلوں کی طرح اسلام و احمدیت کے لئے مالی و جانی قربانی دینے اور پھر مسلسل دیتے چلے جانے کا ایسا عادی بنادیا کہ قربانی دیکراُنہیں وہ رُوحانی لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ جسے لفظوں میں بیان کرنا ممکن ہی نہیں۔ اور یہی وہ امتیازی شان ہے جو ہر زمانہ کی روحانی جماعت کے افراد میں پائی جاتی ہے۔

گزشتہ نوّے سالوں میں جو کچھ اس طرف سے ظاہر ہُوا۔ اس عرصہ میں مخالفوں کے لئے میدان ایسا ہی کُھلا تھا بالخصوص جب کہ حضرت مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی طرف سے اُنہیں مقابلہ کا چیلنج بھی دیا گیا تھا۔ قابلِ غور بات ہے کہ ان لوگوں کو مقابل پر ایسا ہی معجزہ دکھانے کی کیوں ہمت نہ ہوئی اور اُن سے ایسے کارنامے کیوں سرزد نہ ہو سکے۔ جو بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے پسر موعود کے ذریعہ سرزد ہوئے اور دُنیا میں اس کا ڈنکا بجنے لگا۔

مقامِ غور ہے کہ حسب پیشگوئی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ہاں صفاتِ خاصّہ کے حامل فرزندِ ارجمند کا تولّد پھر بڑی عمر کو پہنچ کر اُس کی طرف سے ایسے علمی کارنامے سرانجام دینا جس سے دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہونے کے عالمگیر سامان ہوتے جانا۔ اور خود اُس کے اپنے وجود کا اس رنگ میں نیک نامی کے ساتھ شہرۂ آفاق بن جانا کہ جماعت کا رُوحانی امام بن کر سبھی افرادِ جماعت کے دلوں پر اس کی حکومت کا قائم ہوجانا۔ ایسی باتیں نہیں جو کسی انسان کے اپنے بس کی ہوں بلکہ ان کے پیچھے صریح طور پر قادر و توانا خدا کی زبردست قدرت کا ہاتھ معلوم ہوتا ہے

اور قُدرت بھی ایسی جس کے ساتھ سراسر خدائے رحیم و کریم کی رحمت بے پایاں کا واضح کرشمہ اس رنگ میں ظاہر ہُوا کہ اس کی ہستی سے مُنکر ہو جانے والی مخلوق کو ایک برگزیدہ بندے کے ذریعہ اس کی طرف رجوع دلانے کے سامان کر دیئے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کی فعلی شہادات نے یہ ثابت کر دیا کہ پاک محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے کس طرح آپؐ کے اُمتی کو خدا تعالےٰ کے حضور قُرب کا مقام حاصل ہُوا۔ نہ صرف اُس کو بلکہ حسب پیشگوئی اُس کے ہاں پیدا ہونیوالا فرزندِ ارجمند بھی خدا تعالےٰ کا ایسا مقرب اور محبوب بنا کہ رضائے الٰہی کے عطر سے ممسوح کیا گیا۔ قوموں نے اس سے برکت پائی اور رہتی دُنیا تک پاتی چلی جائیں گی۔ پس مصلح موعود کا وجود بلا شُبہ خُدا تعالےٰ کی قُدرت۔ رحمت اور قُدرت کا واضح ثبوت ہے۔ ایک ایسا معجزہ ہے جو اسلام کی حقیّت اور پاک محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا زندہ جاوید نشان ہے۔ اور جو کوئی اس موضوع پر کسی وقت بھی ان نوّے سالہ دور کے اوراقِ پارینہ کی ورق گردانی کرے گا۔ وہ دیکھ لے گا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کا اشتہار جب اوّلاً اخبار ریاض ہند امرتسر مجریہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء میں بطورِ ضمیمہ شائع ہُوا تو سرنامہ کے طور پر مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے جو تین اشعار درج فرمائے، مصلح موعود کا نشانِ آسمانی ہمیشہ ہی اُن اشعار کے موضوع کو اُجاگر کرتا رہے گا جن میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنے ذاتی علم اور معرفت کی بناء پر علیٰ وجہ البصیرت فرمایا تھا۔ ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است ❋ خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است
دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش ❋ در ہر مکان ندائے جلالِ محمدؐ است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم ❋ یک قطرہ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

پس مبارک ہے وہ جو ان باتوں پر غور کرتا اور ان کو دل میں جگہ دیکر حق کی طرف رجوع کرتا ہے ـــــ !!

مصلح موعودؓ سے متعلق چند ضروری معلومات

مرتبہ ❋ محمد حفیظ بقاپوری

س ۱ ۔ حضرت اقدسؓ نے باضابطہ طور پر مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کس سنہ میں کیا ؟

ج ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے خدا تعالیٰ سے الہام پاکر ۲۸ رجنوری ۱۹۴۴ء کو خطبہ جمعہ میں مسجد اقصیٰ قادیان میں مصلح موعود ہونے کا اظہار فرمایا۔

س ۲ ۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات بتاؤ۔

ج ۔ حضرت مصلح موعودؓ ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور ۸ رنومبر ۱۹۶۵ء کو فوت ہوئے

س ۳ ۔ حضرت اقدسؓ کس تاریخ کو مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ اور خلافتِ ثانیہ کی پہلی بیعت کس مقام پر ہوئی ؟

ج ۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات کے بعد بتاریخ ۱۴ رمارچ ۱۹۱۴ء مسجد نور میں خلافتِ ثانیہ کا انتخاب ہُوا اور اسی جگہ حضورؓ نے موجود الوقت احبابِ جماعت کی بیعتِ خلافت لی۔ سب سے پہلے مولوی عبید اللہ صاحب مبلغ مارشس اور دوسرے نمبر پر حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب نے بیعت کی۔

س ۴ ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کس تاریخ کو قادیان سے ہجرت کی ؟

ج ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے پیش آمدہ حالات کے ماتحت مورخہ ۳۱ راگست ۱۹۴۷ء کو قادیان سے ہجرت کی۔

س ۵ ۔ ربوہ شریف کی تعمیر کا آغاز کس سنہ میں ہُوا۔

ج ۔ ربوہ شریف کی تعمیر کا آغاز ۲۰ رستمبر ۱۹۴۸ء میں ہُوا۔

س ۶ ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں وہ کونسا جلسہ سالانہ تھا جس میں شریک ہونے والے احبابِ جماعت کی تعداد صرف سوا تین سو تھی۔

ج ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں ۱۹۴۷ء میں جو سالانہ جلسہ قادیان میں منعقد ہُوا اُس میں حالات کی مجبوری کے سبب صرف سوا تین سو درویشان ہی شریک ہوئے۔

س ۷ ۔ حضرت مصلح موعودؓ خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے کسی مشہور اُستاد کا نام بتائیں۔

ج ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفہ اوّلؓ سے تعلیم حاصل کی

س ۸ ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ازواج میں کون کون اس وقت زندہ ہیں اُن کے نام لیں۔

ج ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے دو حرم اس وقت بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں اور ربوہ میں قیام فرما ہیں۔ یعنی (۱) حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (اُم متین صاحبہ) (۲) حضرت سیدہ بشریٰ صاحبہ (مہر آپا صاحبہ)

س ۹ ۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ان ازواج کے نام بتائیے جو قادیان کے مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں

ج ۔ (۱) حضرت سیدہ امۃ الحی صاحبہؓ (۲) حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ (اُم مرزا رفیع احمد صاحب) (۳) حضرت سیدہ مریم بیگم صاحبہ (اُم طاہر صاحبہ)

س ۱۰ ۔ ربوہ شریف میں حضرت مصلح موعودؓ کی مدفون ازواج کے اسمائے گرامی بتائیں۔

ج ۔ (۱) حضرت سیدہ اُم ناصر احمد صاحبہ (۲) حضرت سیدہ اُم وسیم احمد صاحبہ۔

س ۱۱ ۔ حضرت مصلح موعودؓ کس سنہ میں حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہوئے ؟

ج ۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۱۲ء میں خلافتِ اولیٰ کے زمانہ میں بیت اللہ شریف کا حج فرمایا۔

س ۱۲ ۔ حضرت مصلح موعودؓ انگلستان کتنی بار اور کب تشریف لے گئے اور کس غرض سے ؟

ج ۔ دو بار ۔ پہلی مرتبہ ۱۹۲۴ء میں ویمبلے کانفرنس میں لیکچر دینے کے لئے۔ چنانچہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر تقریر فرمائی۔ راستے میں مصر شام اور فلسطین میں بھی تھوڑا تھوڑا قیام فرمایا دوسری بار ۱۹۵۵ء میں ایک تو حضورؓ اپنے علاج کے سلسلہ میں تشریف لے گئے۔ دوسرے اسی سفر کے دوران حضورؓ نے یورپ کے احمدیہ مشنز کا بھی دَورہ فرمایا۔

س ۱۳ ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے یورپ کے کن کن ملکوں کی سیاحت کی ؟

ج ۔ (۱) انگلستان (۲) فرانس (۳) سوئٹزرلینڈ (۴) جرمنی (۵) ہالینڈ

س ۱۴ ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بیرونی ممالک میں سے کس مسجد کا سنگِ بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا ؟

ج ۔ ۱۹۲۴ء میں جب حضورؓ ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لئے انگلستان تشریف لے گئے تو اسی موقعہ پر حضور نے مورخہ ۱۹ راکتوبر ۱۹۲۴ء کو مسجد فضل لندن کا سنگِ بنیاد اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا۔

س ۱۵ ۔ وہ کونسا الہام ہے جو ایک ہی رات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی ہُوا اور حضرت مصلح موعودؓ کو بھی ؟

ج ۔ ۲۸ راپریل ۱۹۰۵ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہُوا انّی مع الافواج اٰتیک بغتۃً ۔ اسی شب کو حضرت مصلح موعودؓ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کو انّی مع الافواج اٰتیک بغتۃً الہام ہُوا ہے صبح اُٹھ کر ذکر کیا تو معلوم ہُوا کہ بے شک یہ الہام ہُوا ہے۔ (تذکرہ ص ۵۳۹)

س ۱۶ ۔ خلیفہ ثانی ہونے کے علاوہ کوئی اور بات بتائیں جس سے حضرت مصلح موعودؓ کی حضرت عمرؓ سے مشابہت نکلتی ہو۔

ج ۔ (۱) حضرت عمرؓ کی طرح آپؓ پر بھی قاتلانہ حملہ ہُوا۔ یہ حملہ بتاریخ ۱۰ رمارچ ۱۹۵۴ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں ہُوا۔
(۲) جس طرح حضرت عمرؓ نے سَن ہجری قمری کیلنڈر جاری کیا اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ نے سنہ ہجری شمسی کا کیلنڈر ۱۹۳۹ء میں جاری فرمایا

س ۱۷ ۔ قادیان یا قادیان کے رہنے والوں کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کا کوئی الہام سناؤ

ج ۔ مبارک ہو قادیان کی غریب جماعت تم پر خلافت کی رحمتیں یا برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ (منصب خلافت صفحہ ۳۳)

س ۱۸ ۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کون تھے۔ انہوں نے کب بیعت کی اور ان کی

بیعت کے ساتھ کونسی پیشگوئی پوری ہوئی ؟

ج ۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پہلی زوجہ کے بطن سے صاحبزادے تھے، ۲۵ر نومبر ۱۹۳۰ء کو حضور کی بیعت کرکے داخل سلسلہ ہوئے۔ اس طرح حضور تین کو چار کرنے والے بنے۔ یعنی پہلے آپ تین زندہ بھائی احمدیت میں داخل تھے۔ حضور نے آپ کی بیعت قبول کرکے اس تعداد کو چار بنا دیا۔

س ۱۹ ۔ اہل پیغام کے متعلق حضرت مصلح موعود کا کوئی الہام سنائیں۔ یا حضور کا کوئی شعر سنائیں جس میں اہل پیغام کے متعلق خدائی وعدہ کا ذکر ہو

ج ۔ ۱۔ لنمزقنهم ۲۔ ؎

پھیر لو جتنی جماعت ہے میری بیعت میں
باندھ لو ساروں کو تم مکروں کی زنجیروں میں
پھر بھی مغلوب رہو گے میرے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں میں

س ۲۰ ۔ حضرت مصلح موعود کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کی تشریح کریں ؎

کروں گا دور اس ماہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

ج ۔ (ہر احمدی سوچ کر بتا سکتا ہے)

س ۲۱ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دعویٰ مصلح موعود فرمانے کے بعد جو پہلی نظم کہی اس کا پہلا شعر کیا ہے ؟

ج ۔ ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

یہ نظم اپریل ۱۹۴۴ء میں شائع ہوئی اور کلام محمود میں شامل ہے۔

س ۲۲ ۔ حضرت مصلح موعود کے عربی منظوم کلام کا کوئی حصہ یاد ہو تو سنائیں۔

ج ۔ (۱) حضرت سیدہ ام طاہر مرحومہ کی یاد میں عربی اشعار ؎

أبكي عليك كل يوم وليلة
ارثيك يا زوجي بقلب دامي
يارب صاحبها بلطفك دائما
واجعل لها مأوى بقرب سامي

(۲) مضمون محمدی کے متعلق ۱۳ر جنوری ۱۹۱۳ء کو

كم نور وجه النبي صحابه
كالفلك ضاء وسطها نجومها

(۳) خدا کی یاد میں بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء

يا رازق الثقلين اين جنابك
جئناك راجين لبعض نداك
لما بعثت وقلت اين نجائي
قالت عنايته هناك هناك

س ۲۳ ۔ ۱۹۴۴ء میں کون کون سے اہم واقعات و حادثات ہوئے ؟

ج ۔ (۱) مورخہ ۵ر جنوری ۱۹۴۴ء کو لاہور میں آپ پر پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کا انکشاف ہوا۔ اور ۲۸ر جنوری ۱۹۴۴ء کو خطبہ جمعہ میں حضور نے دعویٰ فرمایا۔
(۲) مورخہ ۵ر مارچ ۱۹۴۴ء کو حضرت ام طاہر صاحبہ مرحومہ کی وفات ہوئی۔ اور اسی سال کے بعد حضور نے مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جاکر چالیس روز تک دعا کرنے کا التزام فرمایا۔
(۳) ۲۰ر فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیار پور میں جلسہ مصلح موعود اور حضور کی شرکت (۴) ۱۲ر مارچ کو لاہور میں جلسہ مصلح موعود۔ (۵) ۲۳ر مارچ کو لدھیانہ میں جلسہ مصلح موعود (۶) ۱۶ر اپریل کو دہلی میں جلسہ مصلح موعود (۷) اسی دوران مورخہ ۱۰ر مارچ ۱۹۴۴ء کو حضرت میر محمد اسحق صاحب کی وفات ہوئی۔

س ۲۴ ۔ حضرت مصلح موعود کا کوئی الہام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بتاؤ۔

ج ۔ فرمایا "۔ خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا۔ اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔
(الفضل ۸ر اپریل ۱۹۱۵ء)

س ۲۵ ۔ حضرت مصلح موعود کے ذریعہ کون کونسی انجمن کا قیام عمل میں آیا۔ ان کے دائرہ عمل کے متعلق روشنی ڈالیں۔

ج (۱) انجمن تحریک جدید ۱۹۳۴ء میں (۲) انجمن وقف جدید ۱۹۵۸ء میں۔ اول الذکر بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام و احمدیت کا کام سرانجام دیتی ہے جبکہ ثانی الذکر انجمن اندرون ملک میں مسلمانوں کی تربیت کرتی ہے۔

س ۲۶ ۔ منارۃ المسیح کی جاذب نظر خوبصورت عمارت کی تکمیل کس کے ذریعہ اور کب عمل میں آئی۔

ج ۔ سیدنا حضرت مصلح موعود کے ذریعہ ۱۹۱۶ء میں۔

س ۲۷ ۔ حضور نے جماعت میں باقاعدہ مبلغ کس سنہ میں مقرر فرمائے اور سب سے پہلے کون کون مبلغ مقرر کئے گئے ؟

ج ۔ حضرت مصلح موعود نے جماعت میں ۱۹۲۷ء میں باقاعدہ مبلغین مقرر فرمائے۔ سب سے پہلے دو مبلغ مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مقرر ہوئے۔
(ماخوذ از رسالہ نحت)

س ۲۸ ۔ سلسلہ کے مشہور آرگن "الفضل" کا اجراء کب ہوا ؟

ج ۔ اخبار الفضل کا اجراء ۱۹۱۳ء کے وسط میں خلافت اولیٰ کے زمانہ میں حضرت مصلح موعود کے ذریعہ عمل میں آیا۔

س ۲۹ ۔ انگلستان میں مبلغ کے طور پر سب سے پہلے کون بزرگ تشریف لے گئے۔ اور کب نیز کس نے خرچ برداشت کیا ؟

ج ۔ انجمن انصار اللہ کی طرف سے چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو ۲۸ر جون ۱۹۱۳ء کو بھجوایا گیا۔ یہ انجمن اس زمانہ میں تبلیغی اغراض کے ماتحت حضرت مصلح موعود ہی نے قائم فرمائی تھی۔

س ۳۰ ۔ امریکہ اور افریقہ میں کس کس سنہ میں تبلیغ اسلام کا جماعت احمدیہ کے ذریعہ آغاز ہوا ؟

ج ۔ حضرت مصلح موعود کی قیادت میں امریکہ میں ۱۹۱۹ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب بغرض تبلیغ تشریف لے گئے۔ اور ۱۹۲۳ء تک یہ فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ مغربی افریقہ کے ملک نائیجیریا اور گولڈکوسٹ جو اب غانا میں تبلیغ کے لئے مولانا عبدالرحیم صاحب نیر ۱۹۲۱ء میں تشریف لے گئے۔ اور اس تاریک براعظم میں اسلام اور احمدیت کے انوار کی اشاعت کا کام شروع کیا۔

س ۳۱ ۔ مسند خلافت پر متمکن ہونے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں حضرت مصلح موعود کے کیا کیا مشاغل تھے ؟

ج ۔ (۱) مجلس تشحیذ الاذہان اور رسالہ تشحیذ الاذہان جاری کیا۔ (۲) صدر انجمن احمدیہ کے ممبر بنائے گئے (۳) مجلس انصار اللہ کا قیام ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفہ اول کی اجازت سے (۴) الفضل کی ایڈیٹری کا کام (۵) خلافت اولیٰ کے زمانہ میں صدر انجمن احمدیہ کے پریذیڈنٹ بھی تھے۔ (۶) صدر انجمن احمدیہ کے انتظام میں کئی صیغوں کے آنریری انچارج رہے مثلاً لنگر خانہ اور مدرسہ احمدیہ نمایاں ہیں (۷) مختلف مقامات میں تبلیغ کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔

س ۳۲ ۔ حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں کون کونسی غیر معمولی جنگیں ہوئیں اور کب ؟

ج ۔ جنگ عظیم اول جو ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی۔ (۲) جنگ عظیم دوم ۱۹۳۹ء سے شروع ہوکر ۱۹۴۵ء تک رہی۔ (۳) ہندوپاک کی جنگ جو ستمبر ۱۹۶۵ء میں ہوئی۔ اور ۱۷ دن جاری رہی۔

س ۳۳ ۔ جماعت احمدیہ میں قضا کا باقاعدہ نظام کس سنہ میں جاری ہوا ؟ اسی طرح مجلس شوریٰ کا قیام کس سنہ میں عمل میں آیا ؟

ج ۔ حضرت مصلح موعود کے حکم سے جماعت احمدیہ میں صیغہ قضا کا قیام ۱۹۱۹ء میں اور ارشاد خداوندی وامرهم شورى بينهم کی تعمیل میں حضور نے جماعت احمدیہ میں مجلس مشاورت کا قیام ۱۹۲۲ء میں فرمایا۔

س ۳۴ ۔ سیدنا حضرت مصلح موعود نے جماعت کے مرکزی نظم و نسق میں کس قسم کی اصلاح فرمائی۔

ج ۔ ناظر بنائے اور نظارتوں کا قیام فرمایا۔ پہلے یہ انتظام صدر انجمن احمدیہ سے علیحدہ تھا۔ مگر ۱۹۲۵ء میں دونوں کو مدغم کر دیا۔ اور ناظروں کی ذمہ دارانہ پوزیشن جدید نظام کے مطابق قائم ہوگئی۔

س ۳۵ ۔ ارتداد ملکانہ یا ملکانوں کی شدھی کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں۔ کس سنہ میں اس کا زور رہا اور حضرت مصلح موعود نے اس کے لئے کیا کچھ عملی جدوجہد فرمائی ؟

ج ۔ ۱۹۲۲ء اور ۱۹۲۳ء میں یہ فتنہ یوپی کے اضلاع آگرہ ۔ مین پوری ۔ علی گڑھ اور متھرا ریاست ہائے بھرت پور ۔ الور وغیرہ میں زوروں پر تھا۔ جو ملکانہ کے اصل باشندے جو مسلمان تھے ان کو ہندو اپنے مذہب میں داخل کر رہے تھے۔ چنانچہ ۱۹۲۲-۲۳ء میں حضور نے اس علاقہ میں کثرت سے آنریری مبلغ بھیج کر اسلام کی ایک مہم جاری فرمائی۔ حضور کی اپیل پر جماعت میں سے سینکڑوں آنریری مبلغ میدان عمل میں آئے۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے اس مہم کے انچارج تھے۔ چنانچہ چند ماہ کی مسلسل تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں شدھی کی رو کو قطعی طور پر روک دیا گیا۔

س ۳۶ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ يسافر المسيح الموعود او خليفة من خلفائه الى ارض دمشق ۔ حضرت مصلح موعود کے ذریعہ یہ بات کس طرح اور کب پوری ہوئی ؟

ج ۔ ۱۹۲۴ء کو جب حضور ولایت تشریف لے گئے۔ تو راستے میں حضور نے مصر، شام اور فلسطین میں بھی تھوڑا تھوڑا قیام فرمایا۔ دمشق میں ایک لطیف واقعہ پیش آیا۔ جس ہوٹل میں آپ نے قیام فرمایا وہ دمشق کے شرقی حصہ میں تھا۔ اور آپ کے ہوٹل کے عین سامنے ایک خوبصورت سفید منارہ بھی کھڑا تھا۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی ظاہری طور پر پوری ہوگئی جس میں بتایا گیا تھا کہ مسیح موعود دمشق کی شرقی جانب ایک سفید منارہ کے پاس اترے گا۔ اور حضرت مسیح موعود نے اس کی جو تشریح فرمائی تھی وہ اس سفر کے ساتھ ظاہری طور پر حضرت مصلح موعود کے ذریعہ پوری ہوگئی۔

س ۳۷ ۔ حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں کابل کے اندر کس احمدی کو شہید کیا گیا اور کب ؟

ج ۔ ۱۹۲۴ء میں جب حضور لندن میں تشریف فرما تھے کہ امیر امان اللہ خان کے حکم سے کابل میں مولوی نعمت اللہ صاحب کو نہایت بے رحمی اور بے دردی سے سنگسار کر دیا گیا۔

س ۳۸ ۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ روس کے مشہور شہر تاشقند کو تاریخ احمدیت میں بالخصوص زمانہ مصلح موعود کے ساتھ بھی خاص تعلق ہے ؟

ج ۔ ۱۹۲۴ء میں جب حضور ولایت کے سفر کے لئے تشریف لے گئے تو اسی دن ایک وفد مولوی ظہور حسین صاحب اور مولوی محمد امین خان ماہ جولائی ۱۹۲۴ء بخارا کی طرف روانہ ہوا۔ مولوی ظہور حسین صاحب کو ملک میں داخل ہونے پر گرفتار کر لیا گیا اور ایک لمبا عرصہ روسی جیل خانوں میں نہایت درجہ کی اذیتیں پہنچائی گئیں۔ ان اذیت ناک جیل خانوں میں تاشقند کا جیل خانہ بھی تھا جہاں مولوی صاحب نے باوجود تکلیف دہی کے جیل کی تاریک کوٹھڑیوں میں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور بعض قیدیوں کو احمدی بنا لیا۔

س ۳۹ ۔ بلاد عربیہ میں سب سے پہلے کس ملک میں احمدی مبلغ بھیجے گئے اور کون کون سے ؟

ج ۔ ۱۹۲۵ء میں حضور نے سید ولی اللہ شاہ صاحب اور مولانا جلال الدین صاحب شمس کو ملک شام کی طرف روانہ کیا۔ جنہوں نے دمشق میں ابتداء کر قائم کرکے کام شروع کیا۔ اسی جگہ مولانا شمس صاحب پر ایک شخص نے خنجر سے حملہ کرکے بری طرح زخمی کر دیا۔ آپ کو ۱۹۲۷ء میں دمشق سے فرانسیسی حکومت کے حکم سے نکلنا پڑا اور آپ نے فلسطین میں تبلیغ شروع کر دی۔

س ۴۰ ۔ فلسطین میں سلسلہ کے پہلے کون مبلغ کس سنہ میں گئے اور اب وہاں کس کی حکومت ہے ؟

ج ۔ حضرت مصلح موعود کے حکم سے فلسطین میں ۱۹۲۸ء میں مولانا جلال الدین صاحب شمس سے باقاعدہ مشن کا قیام عمل میں آیا۔ اس جگہ جماعت احمدیہ کا جاری کردہ ایک مدرسہ ہے۔ پریس ہے اور ماہوار عربی رسالہ "البشریٰ" باقاعدہ شائع

ہوتا ہے ۔ یہ مشن اب خود کفیل ہے ۔ وہاں پر ایک اچھی مخلص جماعت قائم ہے ۔ مولانا صاحب موصوف کے بعد مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل مولانا محمد سلیم صاحب فاضل اور مولانا محمد شریف صاحب فاضل بطور مبلغ کام کرتے رہے ۔ اس وقت یہ علاقہ "اسرائیل" کی مملکت کہلاتا ہے ۔ جہاں ۱۹۴۸ء سے یہودیوں کی حکومت قائم ہے ۔

س ۴۱ انڈونیشیا ۔ (جزائر جاوا سماٹرا) میں کس سنہ میں مشن کھولا گیا اور پہلے مبلغ کون تھے ؟

ج ۔ ۱۹۲۵ء میں مولانا رحمت علی صاحب جزیرہ سماٹرہ میں تشریف لے گئے جہاں ایک بھاری جماعت قائم ہوئی اور بڑی تعداد میں احباب کو قبول احمدیت کی توفیق ملی ۔ اب ان سب ملحقہ جزائر کو ملاکر انڈونیشیا کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔ جہاں پر بیرونی ممالک میں افریقہ کے بعد سب سے زیادہ احمدیوں کی تعداد ہے ۔

س ۴۲ لجنہ اماء اللہ کا قیام کس سنہ میں ہوا ۔

ج ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کی خواتین کی دینی تربیت و تعلیم کے لئے ایک علیحدہ مجلس کا قیام ۱۹۲۲ء میں فرمایا جسے لجنہ اماء اللہ کا نام عطا فرمایا ۔

س ۴۳ لجنہ اماء اللہ کے ماتحت جاری ہونے والے اخبار کا نام لکھیں اور بتائیں کہ یہ کس سنہ میں جاری ہوا ؟

ج ۔ لجنہ اماء اللہ کا ماہوار رسالہ "مصباح" ۱۹۲۶ء میں جاری ہوا ۔

س ۴۴ جلسہ ہائے سیرت النبیؐ اور جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب کب سے شروع ہوا ؟

ج ۔ جلسہ سیرت النبیؐ کا آغاز ۱۹۲۸ء میں حضورؓ نے فرمایا ۔ اور جلسہ ہائے پیشوایان مذاہب ۱۹۳۹ء میں ۔

س ۴۵ قادیان میں ریل ۔ تار ۔ بجلی ۔ ٹیلیفون کب سے جاری ہوئے ؟

ج ۔ یہ جملہ سہولیات حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں قادیان کو حاصل ہوئیں چنانچہ تار کا نظام ۱۹۲۶ء میں اور ریل ۱۹۲۸ء میں ۔ بجلی ۱۹۳۵ء میں اور ۱۹۳۷ء میں ٹیلیفون کا نظام جاری ہوا ۔

س ۴۶ ۔ خلافت جوبلی کس سنہ میں منعقد ہوئی اور کب ؟ اس کمیٹی کے سکریٹری کون تھے ؟ نیز اس موقعہ پر جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیحؓ کی خدمت میں اپنی عقیدت کا اظہار کس رنگ میں کیا ؟

ج ۔ دسمبر ۱۹۳۹ء میں ۔ چاروں جلسہ ہوا ۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سکریٹری تھے

آخری دن تین لاکھ روپیہ کی تھیلی جماعت نے نذر کی ۔

س ۴۷ ۔ "آہ نادرشاہ کہاں گیا" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کس طرح پورا ہوا ۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں اس نشان کے ظاہر ہونے سے کیسے عجیب واقعات ظہور پذیر ہوئے ۔

ج ۔ یہ الہام ۱۹۰۵ء کا ہے جب کہ ابھی امان اللہ خان کابل کے تخت پر نہیں آیا تھا ۔ اور نادرخان بھی گمنامی کی حالت میں تھا ۔ مگر ۱۹۲۹ء میں پیشگوئی پوری ہوئی ۔ امیر حبیب اللہ خان اور امیر امان اللہ خان کا خاندان تخت کابل سے محروم ہوگیا ۔ اور ایک شخص نادرخان "نادرشاہ" کا لقب پاکر تخت پر متمکن ہوگیا ۔ مگر ایک بدبخت انسان "بچہ سقہ" کی گولی کا نشانہ بنادیا گیا ۔ اور اس وقت زمین و آسمان پکار اٹھے کہ "آہ نادرشاہ کہاں گیا ۔ اس موقعہ پر حضورؓ نے ایک ٹریکٹ "ایک تازہ نشان" شائع فرمایا جس میں اس کی ساری تفصیل درج فرمائی ۔

س ۴۸ ۔ احرار کی نسبت حضرت مصلح موعودؓ کا انذار کیا تھا ؟ اور یہ کیسے پورا ہوا ۔ کونسا واقعہ ان کی ذلت کا عظیم سبب بنا اور کس سنہ میں ؟

ج ۔ ۱۹۳۴ء میں احرار کی فتنہ انگیزیاں اس وقت کے سرکاری افسران کی شہ کے سبب بہت بڑھ گئیں ۔ حضورؓ نے خدا سے علم پاکر اعلان کیا کہ میں احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین کو نکلتے دیکھتا ہوں ۔ چنانچہ ۱۹۳۵ء میں لاہور کی مسجد شہید گنج کا واقعہ پیش آیا جبکہ احرار نے جمہور مسلمانوں سے کٹ کر اسلامی مفادات کو سخت نقصان پہنچایا اس سے مسلمانوں کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ احرار سے سخت بدظن ہوگئے اور انہیں غدار ملت قرار دے کر ان کا ساتھ چھوڑ دیا ۔

س ۴۹ "ربوہ" نام کیسے تجویز ہوا ۔ اس کے کیا معنے ہیں ؟

ج ۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس کی تجویز پر حضورؓ نے جماعت کے دوسرے مرکز کا نام ربوہ تجویز فرمایا ۔ اور ۲۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو اس کا اعلان فرمایا ۔ ربوہ کے لفظی معنے اونچی جگہ کے ہیں

س ۵۰ کوئی ایسا الہام سنائیں جو حضورؓ کو ربوہ شریف میں ہوا ہو ۔

ج ۔ ۱۸ اگست ۱۹۴۹ء کو مندرجہ ذیل الہام ہوا

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہادیا

جماعتیں ۲۴ فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کریں ۔

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

خلیفہ خدا ہی بناتا ہے

"خلیفہ خدا بناتا ہے ، اس کے بنانے میں انسانی ہاتھ نہیں ہوتا ، نہ وہ خود خواہش کرتا ہے اور نہ کسی منصوبے کے ذریعہ وہ خلیفہ ہوتا ہے بلکہ بعض دفعہ تو ایسے حالات میں ہوتا ہے جبکہ اس کا خلیفہ ہونا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے ۔ چنانچہ یہ الفاظ کہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ خود ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے ۔ کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے وہی دیتا ہے ۔ بعض لوگ غلطی سے یہ کہتے ہیں کہ اس وعدے کا یہ مطلب ہے کہ لوگ جس کو چاہیں خلیفہ بنا لیں خدا اس کو اپنا انتخاب قرار دے دیگا مگر یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ہمارے ایک استاد کا یہ طریق ہوا کرتا تھا کہ جب وہ مدرسہ میں آتا اور کسی لڑکے سے خوش ہوتا تو کہتا اچھا تمہاری جیب میں جو پیسہ ہے وہ میں نے تمہیں انعام میں دے دیا ۔ یہ بھی ویسا ہی وعدہ بن جاتا ہے کہ اچھا تم کسی کو خود ہی خلیفہ بنالو اور پھر یہ سمجھ لو کہ اسے میں نے بنایا ہے ۔ اور اگر یہی بات ہو تو پھر انعام کیا ہوا ؟ اور ایمان اور عملِ صالح پر قائم رہنے والی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبت کا امتیازی سلوک کونسا ہوا ؟ وعدہ تو جو کرتا ہے وہی اسے پورا بھی کیا کرتا ہے نہ یہ کہ وعدہ تو وہ کرے اور اسے پورا کوئی اور کرے پس اس آیت میں پہلی بات یہ بتائی گئی ہے کہ خلفاء کی آمد خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگی ۔ ظاہری لحاظ سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کیونکہ کوئی شخص خلافت کی خواہش کرکے خلیفہ نہیں بن سکتا ۔ اسی طرح کسی منصوبے کے ماتحت بھی کوئی خلیفہ نہیں بن سکتا خلیفہ وہی ہوگا جسے خدا بنانا چاہے گا ۔ بلکہ بسا اوقات وہ ایسے حالات میں خلیفہ ہوگا جبکہ دنیا اس کے خلیفہ ہونے کو ناممکن خیال کرتی ہوگی ۔"

(خلافتِ راشدہ ص ۱۵۳ ، ص ۱۵۴)

تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں

"خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے ۔ اور اسلام کبھی ترقی نہیں کرسکتا جب تک خلافت نہ ہو ۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا اور ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ ہی خلفاء مقرر کرے گا ...

پس تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا ۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کرسکے گی اور تمہارے مقابلہ میں بالکل ناکام و نامراد رہے گی ۔ جیسا کہ مشہور ہے اسفندیار ایسا تھا کہ اس پر تیر اثر نہ کرتا تھا ۔ تمہارے لئے ایسی حالت خلافت کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے ۔ جب تک تم اس کو پکڑے رکھو گے تو کبھی دنیا کی مخالفت تم پر اثر نہ کرسکے گی ۔ بے شک افراد مریں گے ، مشکلات آئیں گی ، تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ دن بدن بڑھے گی اور اس وقت تم میں سے کسی کا دشمنوں کے ہاتھوں مرنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہوجاتے ہیں ۔ تم میں سے اگر ایک مارا جائے گا تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہوجائیں گے ۔"

(درس القرآن المجید مطبوعہ ۱۹۲۱ء)

خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ آخری اتھارٹی

"اسلامی اصول کے مطابق یہ صورت ہے کہ جماعت خلیفہ کے ماتحت ہے اور آخری اتھارٹی جسے خدا نے مقرر کیا اور جس کی آواز آخری آواز ہے وہ خلیفہ کی آواز ہے کسی انجمن ، کسی شوریٰ یا کسی مجلس کی نہیں ہے یہی وہ بات ہے جس پر جماعت کے دو ٹکڑے ہوگئے ۔

خلیفہ کا انتخاب ظاہری لحاظ سے بے شک تمہارے ہاتھوں میں ہے ، تم اس کے متعلق دیکھ سکتے اور غور کرسکتے ہو مگر باطنی طور پر خدا کے اختیار میں ہے ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے خلیفہ ہم قرار دیتے ہیں اور جب تک تم لوگ اپنی اصلاح کی فکر رکھو گے ان قواعد اور اصول کو نہ بھولو گے ۔ جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ضروری ہیں تم میں خدا خلیفہ مقرر کرتا رہے گا اور اسے وہ عصمت حاصل رہے گی جو اس کام کے لئے ضروری ہے ۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۲۵ء ص ۲۳)

احبابِ جماعت اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہیں!

اور

صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی قسط ۲۹ فروری تک ادا فرماویں

سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعہ جہاں آج کا انسان مادی کارزارِ عمل میں بے شمار جدید قدروں اور ترقی و کامرانی کی نئی راہوں سے رُوشناس ہُوا ہے، وہاں اخلاقی و روحانی میدان میں اپنے ہی غلط اندازِ فکر کے نتیجہ میں اُس نے بہت سے بد اثرات بھی اخذ کئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مادیت کے اِس پُرفتن دَور میں جبکہ دُنیا کی بیش تر آبادی اپنے خالقِ حقیقی سے بیگانہ وَش، جادۂ اخلاق و روحانیت سے دُور ہوتی چلی جارہی ہے۔ آج کا انسان عیش و طرب کے اسباب و لوازمات کی فراہمی میں تو اپنے مال کو پانی کی طرح بہانے میں بھی دریغ نہیں کرتا۔ مگر راہِ حق و صداقت میں اس سے معمولی اور حقیر سی قربانی پیش کرنے کی توقع رکھنا بھی خیالِ خام ہے۔ اِن تلخ و ناگوار حقائق کے پسِ منظر میں جب ہم غریب و کم مایہ، مٹھی بھر افرادِ جماعت کی قابلِ رشک عظیم مالی و جانی قربانیوں کا جائزہ لیتے ہیں تو زبان اس حقیقت کا اعتراف کئے بِنا نہیں رہ سکتی کہ ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

صحیح اعداد و شمار سے قطع نظر ایک محتاط سے اندازے کے مطابق اگر ہم یہ کہیں تو ہرگز مبالغہ نہ ہوگا کہ جماعتِ احمدیہ کے یومِ تاسیس سے لے کر آج تک اُس پر جتنے بھی شمسی سال بیتے ہیں، مخلص و ایثار پیشہ افرادِ جماعتِ احمدیہ نے قریباً اتنی ہی تعداد میں مالی و جانی قربانیوں کی اجتماعی تحریکات پر والہانہ لبیک کہا ہے۔ اور یہ موازنہ ہمارے لئے انتہائی ایمان افروز اور رُوحانی کیف و سُرور کا حامل ہے کہ آج جہاں دُنیا کی ساری قوموں میں ہر قسم کی مذہبی اور عمومی تقاریب مناتے وقت بہت سی لغویات اور بے نتیجہ رسوم راہ پاچکی ہیں، وہاں اسلام و احمدیت کے ان شیدائیوں نے آج تک احمدیت کی ہر سالگرہ ایک نئی قُربانی میں والہانہ طریق پر حصہ لیتے ہوئے منائی ہے۔ اور اب جبکہ احمدیت پر طلوع ہونے والی دوسری عظیم الشان صدی میں چند سالوں کا مختصر سا عبوری عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے تمام مخلصینِ جماعت "صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے بابرکت منصُوبہ کے تحت اکنافِ عالم میں متعدد مقامات پر خُدائے واحد و یگانہ کے گھروں کی تعمیر۔ دُنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن حکیم کی اشاعت اور صداقت و رُوحانیت سے بے بہرہ تاریکیوں میں ایمان و ہدایت کی نئی شمعیں فروزاں کرنے کے لئے کئی نئے اسلامی مراکز کے قیام کی غرض سے جاری ہونے والی ایک عظیم الشان تحریک ہے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بابرکت منصوبہ کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد کو ان مختصر مگر انتہائی جامع اور رُوح پرور الفاظ میں بیان فرمایا تھا کہ :-

"حمد" اور "عزم" — دو لفظ ہیں جن کا مظاہرہ ۱۹۸۹ء میں ہماری جماعت کی طرف سے صدسالہ جشن کے موقعہ پر ہوگا۔ اور حمد اور عزم کے اس عظیم مظاہرہ کے لئے ہمیں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ گرامی کے مطابق قربانیاں کرنی ہیں اور وہ سکیمیں تیار کرنی ہیں جن سے اسلام کی عظمت جلد از جلد ساری دُنیا پر قائم ہوجائے۔"

(خطاب جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء)

اپنے اسی معرکۃ الآراء خطاب کے دوران حضور پُرنور نے اسلام کی عظمت و سربلندی اور فضیلت و برتری کے قیام کی غرض سے تیار کی جانے والی بعض سکیموں کی طرف اجمالی رنگ میں نشاندہی بھی فرمائی تھی۔ مثلاً :-

* — مشرقی و مغربی افریقہ کے تین تین اہم مقامات۔ اسی طرح فرانس۔ سپین۔ ناروے۔ سویڈن۔ اٹلی۔ ڈنمارک۔ کینیڈا۔ شمالی اور جنوبی امریکہ اور بعض دوسرے اہم ممالک میں اشاعتِ اسلام۔ اصلاح و ارشاد اور جماعتی تعلیم و تربیت کے کاموں کو فروغ دینے کی غرض سے مستقل اور فعال دینی مراکز کا قیام۔
* — رُوئے زمین پر آباد تمام بنی نوعِ انسانی تک قرآن مجید کے حیات آفریں پیغام اور پاکیزہ تعلیمات کو پہنچانے کی غرض سے فرانسیسی۔ رُوسی۔ چینی۔ ہسپانوی۔ اٹالین۔ ہاؤسا۔ دوالسی۔ یوگوسلاوی۔ عربی۔ فارسی۔ فارسی اور بہت سی دُوسری مشہور زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی تیاری، طباعت اور اشاعت کا انتظام۔
* — دُنیا کی کم و بیش ایک سو معروف زبانوں میں بنیادی اسلامی لٹریچر کی تیاری کا کام۔
* — تبلیغی اعتبار سے دُنیا کے تین اہم مقامات پر اعلیٰ معیار کے تین مضبوط اور بڑے پرنٹنگ پریسوں کا قیام۔
* — اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے "VOICE OF. QURAN" کے نام سے ایک بڑے براڈکاسٹنگ سٹیشن کا قیام۔
* — مرکزِ احمدیت میں آنے والے دُنیا بھر کی احمدی جماعتوں کے وفود کے لئے معقول اور مناسب رہائش گاہوں کی تعمیر — اور
* — بین الاقوامی سطح پر احمدی جماعتوں اور احباب کے درمیان براہِ راست تعارف اور رابطہ قائم کرنے کی غرض سے کئے جانے والے بہت سے مفید اقدامات۔

صَدسَالہ اَحمَدِیّہ جوبلی فنڈ

اِن تمام اہم منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ اور ان منصوبوں کے ایک سرسری جائزہ سے ہی ہر مخلص احمدی بآسانی معلوم کرسکتا ہے کہ امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی جانب سے جاری فرمودہ یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کو قریب تر لانے والی تحریک ہے۔ نیز یہ کہ سولہ سالوں پر حاوی مختصر سا یہ عبوری وقفہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی حیرت انگیز وسعت و ترقیات پر مشتمل آنے والی صدی کے استقبال کے لئے شایانِ شان تیاریوں کا مرحلہ ہے۔ جو ہر مخلص احمدی پر بہت سی اہم اور عظیم ذمہ واریاں عائد کرتا ہے۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہِ العزیز نے اپنے ایک تازہ ترین پیغام کے ذریعہ احبابِ جماعت کو ان ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"مومن اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور قوتوں کو اُس کی رضا کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں اور ہر نیا سال جو آتا ہے وہ خواہ اپنے ساتھ کتنی ہی آزمائشیں لائے مومن ہر حالت میں خدا تعالےٰ پر توکل رکھتے ہوئے قربانیوں کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کو یہ توفیق مل رہی ہے کہ ہر نیا سال ہم پر جو ذمہ داریاں عائد کرتا ہے احباب اُنہیں پورا کرتے چلے جائیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ روح پرور پیغام چونکہ صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے مجموعی وعدوں میں سے کم از کم ⅛ حصہ کی نئے سال کے دوران ادائیگیوں سے متعلق ہے اس لئے حضور اپنے پیغام کے آخر میں نفسِ مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ادائیگیوں کا تیسرا مرحلہ فروری ۱۹۷۷ء میں ختم ہوچکا ہے۔ اور اب خدا کے فضل سے اس عالمگیر منصوبہ کا چوتھا مرحلہ شروع ہوچکا ہے۔ احباب نے نئے سال میں اپنے کل وعدہ کا ⅛ حصہ تک ادائیگی کرنی ہے۔ و باللہ التوفیق۔"

"میں ذَکِّر کے خدائی حکم کے مطابق احباب کو اُن ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ احبابِ جماعت دُعائیں کرتے ہوئے نہ صرف ہر قسم کی مالی قربانیوں سے عہدہ برآ ہوں گے بلکہ پہلے کی طرح امسال بھی اُن کا قدم رُکے گا نہیں۔ اُس کے رحم و کرم سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔"

(بدر ۲۶ مئی ۱۹۷۷ء ص ۲)

تاریخ احمدیت کا ۹۰ سالہ درخشندہ اور سنہری دور اس حقیقت پر شاہد ناطق ہے کہ قربانی خواہ وہ کسی بھی نوعیت کی ہو انسان کو اللہ تعالےٰ کے بے پایاں فضلوں اور بے کراں رحمتوں کا مورد بناتی ہے۔ اور ہر دو جہانوں میں اُس کے لئے ابدی جنتوں اور قلبی راحتوں کے دروازے کھول دیتی ہے۔ اور یوں انسان اللہ تعالےٰ ہی کے عطا کردہ انعامات میں سے کچھ حصہ اُس کی راہ میں دے کر اُس کی خوشنودی اور مزید بے شمار نعماء کا وارث بن جاتا ہے۔

پس احبابِ جماعت نے امام وقت کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے جس بے پناہ جذبۂ خلوص و ایثار کے ساتھ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر اپنے وعدے پیش کئے ہیں ضروری ہے کہ اُسی جذبہ کے تحت جلد از جلد ان وعدوں کو پورا کیا جائے۔ اور ادائیگی کے کم از کم اب تک کے مقررہ نشانہ کو پورا کرنے کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ تاکہ اس وقت تک صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے عظیم منصوبہ کے تحت جو مفید اور نتیجہ خیز پروگرام شروع ہوچکے ہیں، انہیں جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچایا جاسکے۔

اللہ تعالےٰ تمام مخلصینِ جماعت کو اپنے فرائض کو بہتر رنگ میں سمجھنے اور اُن کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہٗ طریق پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین ؏

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نوعِ انسانی کو تباہی سے محفوظ رکھے

تیسری عالمگیر جنگ کا دھندلا سا نقشہ ہمیں اُفق پر نظر آنا شروع ہو گیا ہے

خدا کے حضور جھک کر ہی ہم خود کو اس کے عذاب کی آگ سے بچا سکتے ہیں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ ۱۱ صلح (جنوری) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ اُفق پر دُھندلا سا ہمیں نظر آنا شروع ہو گیا ہے اس لئے احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور بڑی تڑپ اور عاجزی کے ساتھ خدا سے دعا مانگیں کہ وہ کسی متوقع تباہی سے نوعِ انسان کو محفوظ رکھے۔

آج یہاں نمازِ جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھانے سے قبل حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے ایک آیتِ قرآنی سے استنباط کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو دعاؤں کی خصوصی تحریک کی اور اِس ضمن میں فرمایا کہ نوعِ انسان کی اپنی غفلتوں اور بداعمالیوں کے نتیجہ میں اور استکبار کے نتیجہ میں اور ایک حصّہ انسانیت کو حقیر سمجھنے کے نتیجہ میں فتنہ اور فساد پیدا ہونے کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو ہدایت دے اور اس تباہی سے اور خوفناک حالات سے سارے ہی انسانوں کو محفوظ رکھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ ہود کی آیات

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ
مَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ
اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝
وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

(ہود : ۱۱۳، ۱۱۴)

کی نہایت بصیرت افروز تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ گناہوں میں حد سے آگے نہ بڑھیں اور ظلم سے کام نہ لیں ورنہ ان کو ایک شدید عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ظلم سے مراد فساد پیدا کرنا، آپس میں لڑانا، علاقوں پر ناجائز قبضہ کرنا، اور وہاں قتل و غارت کرنا، عالمگیر جنگیں لڑنا ہے۔ اور ان جنگوں کے ذمہ دار لوگ اگر چاہیں تو انسانوں کو اس تباہی سے بچا سکتے ہیں لیکن جب وہ ایسا نہیں کرتے اور ظلم و فساد میں حد سے بڑھ جاتے ہیں تو وہ غضبِ الٰہی کے مورد بن جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہمارے ہاتھ میں یہ تو طاقت نہیں ہے کہ ہم امریکہ یا روس یا چین یا کسی اَور طاقت کا ہاتھ پکڑ سکیں اور اسے ظلم سے روک سکیں لیکن ہم اُس ہستی کا دامن تو پکڑ سکتے ہیں جو ان کا ہاتھ پکڑ سکتی ہے۔ اِس لئے پوری بیداری سے اور علیٰ وجہ البصیرت یہ دعائیں کرو کہ انسان تباہی کے جس گڑھے کے کنارے پر کھڑا ہوا ہے اس سے بچے۔ حضور نے فرمایا کہ آج انسان انسان پر ظلم کرنے کو تیار ہے۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے فرشتے نازل کر کے ان لوگوں کو سمجھ دے اور نیکی کی طرف لائے، ان کے دلوں کو تبدیل کرے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم باقاعدگی سے دعائیں کر کے ہی اس گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں جو کہ خدا کے حضور جھکنے والا ہے تاکہ ہمارا خدا یہ کہے کہ یہ میرے وہ بندے ہیں جو کہ ظالموں کی طرف نہیں جھکے۔ اور اِس طرح سے وہ ہمیں اُس ہولناک تباہی سے محفوظ رکھے جس کے آثار ہم اُفق پر دیکھ رہے ہیں۔ اور اِس آیت میں جس آگ کا ذکر ہے اس کی جو بھی شکل ہے۔ چاہے وہ تیسری جنگ ہے یا چوتھی جنگ ہے یا پانچویں ہے اُس سے ہمیں محفوظ رکھے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتایا ہے کہ قرآن کی پیشگوئیوں میں جہاں ظہورِ مسیح کے قُرب کی علامات بتائی گئی ہیں ان میں ایک خطرناک جنگ اور تباہی کا بھی ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس میں ایسی تباہی بھی شامل ہو گی جس کے نتیجہ میں بعض جگہوں سے زندگی کلیۃً ختم ہو جائے گی نہ وہاں پر انسان ہوں گے اور نہ پرندے، درندے، چرندے، نہ کیڑے مکوڑے اور نہ بیکٹیریا اور وائرس۔ زندگی کے تمام آثار مٹ جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اِس قسم کی تباہی کے ایک دو نظارے تو دُنیا دیکھ چکی ہے اگر خدانخواستہ اس قسم کی تیسری عالمی جنگ چھڑ گئی تو دُنیا کے بہت بڑے علاقے ایسے ہوں گے جہاں سے زندگی ختم ہو جائے گی اور یہ سب سے زیادہ ظالم قومیں جو کہ خود کو سب سے زیادہ مہذّب، طاقتور اور اعلیٰ سمجھتی ہیں وہ اس کی ذمہ دار ہوں گی جنہوں نے تباہی کو روکنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی چند دعائیں

جو حضور التزاماً ہر روز مانگا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں

اوّل :۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزّت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم۔ پھر اپنے گھر والوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین اولاد عطا ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم:۔ اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ وہ سب دین کے خادم بنیں۔

چہارم:۔ اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام

پنجم:۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔" (الحکم جلد ۴ نمبر ۲ صفحہ ۳-۴ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۰ء خطبات مولانا عبد الکریم صاحب)

تبلیغ

فرمان حضرت مصلح موعود رضؓ

"ہم نے ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنی ہے ہم نے چپّہ چپّہ پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت قائم کرنی ہے یہ کام چند دنوں کا نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیش کا ہے" ...... اور فرمایا "اب ہمارے لئے یہ امر واضح ہو گیا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے لئے وہ دن قریب سے قریب تر لانا چاہتا ہے جب ہم نے اسلام کی لڑائی کو اس کے اختتام اور کامیابی تک پہنچانا ہے اب کسی ایک ملک اور دو ملکوں کا سوال نہیں۔ اب کسی ایک مبلغ اور دو مبلغوں کا سوال نہیں اب سر دھڑ کی بازی لگانے کا سوال ہے یا کفر جیتے گا اور ہم مریں گے یا کفر مرے گا اور ہم جیتیں گے۔ درمیان میں اب بات رہ نہیں سکتی۔"

ہمارا ہر پروگرام قرآن کے گرد گھومنے والا ہے

خانہ کعبہ کی برکتیں تمام اقوامِ عالم پر محیط ہیں

جماعتِ احمدیہ کے سارے پروگراموں کا مقصد خانہ کعبہ کی عظمت دُنیا میں قائم کرنا ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبے کی بُنیاد تعمیر بیت اللہ کے مقاصد کو پُورا کرنے پر رکھی گئی ہے

جماعتِ احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کے آخری دن سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُر معارف خطاب

ربوہ ــــ امام جماعتِ احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان کیا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے سارے پروگراموں کا مقصد خانہ کعبہ کی تعمیر کے مقاصد کو پورا کرنا اور اس کی حقیقی عظمت و بلندی کو دُنیا میں قائم کرنا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اِس حقیقت کا اظہار جماعتِ احمدیہ کے ستاسی ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے دن ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو نماز جمعہ و عصر با جماعت پڑھانے کے بعد احباب جماعت سے اختتامی خطاب فرماتے ہوئے کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر جن عظیم الشان مقاصد کو سامنے رکھ کر کی گئی تھی ان مقاصد کا تعلق ہر انسان سے ہے اِس لئے جماعتِ احمدیہ جو یہ کہتی ہے کہ اس کی جماعت زندگی کی آنے والی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے اور اس صدی کے استقبال کے لئے جتنے پروگرام طے کئے جا رہے ہیں اور جو جو منصوبے بنائے جا رہے ہیں ان سب کا مقصد تعمیر بیت اللہ کے اُن عظیم الشان مقاصد کو پورا کرنا ہے جن کی خاطر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قریباً دو ہزار سال قبل خدا تعالیٰ کے اس پاک گھر کی از سرِ نَو بنیاد رکھی گئی تھی۔ اِس لحاظ سے جماعتِ احمدیہ کے سارے پروگرام کی ایک ہی غرض ہے اور وہ یہ کہ خانہ کعبہ کی عظمت دُنیا بھر میں قائم ہو۔ حضور نے فرمایا کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کا جو پروگرام جماعتِ احمدیہ نے شروع کیا ہے وہ اِنہی مقاصد کو سامنے رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اِس ضمن میں اپنے اُن معرکہ آراء خطبات کا ذکر کیا جو حضور نے چند سال قبل تعمیر خانہ کعبہ کے ۲۳ عظیم الشان مقاصد کے نام سے دئے تھے اور جو کہ بعد ازاں کتابی شکل میں شائع کر دئے گئے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ کچھ عرصہ قبل میں نے تعمیر خانہ کعبہ کے مقاصد

کے متعلق خطبات دئے تھے۔ یہ تمام مقاصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے تعلق رکھتے تھے۔ قرآن حکیم نے اِس ضمن میں فرمایا ہے کہ

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ بِبَکَّۃَ۔

کہ خدا تعالیٰ کے پہلے گھر کے قیام کے ساتھ ہی نوعِ انسان کے لئے روحانی رفعتوں اور دنیاوی ترقیوں کے حصول کی بنیاد رکھ دی گئی تھی۔ حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ کے اس پہلے گھر کی جب بنیاد رکھی گئی تو اس وقت نوعِ انسانی کے بہت تھوڑے حصّے سے اس گھر کا تعلق تھا اور جس طرح سے اب نوعِ انسانی کی ایک بہت بڑی تعداد کا تعلق اِس گھر سے قائم ہے اُس وقت یہ صورت نہیں تھی۔ اور پھر اس کے بعد وہ عظیم الشان نبیؐ آیا جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے کہا کہ مَیں نے اسے ساری دُنیا کی طرف رسول بنا کر بھیج دیا ہے۔ اس رسولؐ نے آکر منادی کی کہ سُنو! فائدہ کیا ہے میرے آنے کا؟

یَں رحمۃ للعالمین بن کر آیا ہوں

اِس طرح سے خانہ کعبہ کی عظمت اور جلال کا دائرہ ساری کائنات پر محیط ہو گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے باآوازِ بلند فرمایا کہ بہت بڑی عظمت ہے خانہ کعبہ کی۔ لوگوں کو پتہ نہیں ان عظمتوں کا۔ حضور نے تلقین فرمائی کہ خانہ کعبہ کی حقیقی عظمتوں کو معلوم کرنے کیلئے

میرے یہ خطبات پڑھو۔ حضور ایدہ اللہ نے ضمناً یہ بھی فرمایا کہ خدام الاحمدیہ یہ خطبات پڑھوا بھی رہی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ ہمارے سارے پروگرام تعمیر خانہ کعبہ سے ہی متعلق ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ؎

قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

اِس لئے ہماری زندگی کا ہر پروگرام اور ہر منصوبہ قرآن کے گرد گھومنے والا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے متعلق یہ کہا کہ وُضِعَ لِلنَّاسِ تو اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ

خانہ کعبہ کی برکتوں سے تمام اقوامِ عالم بلا رنگ و نسل دنیوی اور دینی فوائد حاصل کیا کریں گی۔ ہر انسان (مرد و زن) مکّہ سے یعنی اُس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے برکت حاصل کرے گا۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قرآن میں مذکور دعاؤں کو قبول فرما کر جو شریعت خدا تعالیٰ نے بھیجی وہ ہر لحاظ سے کامل، مکمل، انسانی ضروریات کو پورا کرنے والی اور رُوحِ انسانی کو سیراب کرنے والی ہے اور فطرت کے تمام تقاضوں انسانی، روحانی، اقتصادی، سیاسی، معاشی، معاشرتی وغیرہ وغیرہ کو پورا کرنے والی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآنی تعلیم انسان کو ظن سے بچا کر یقین کی رفعتوں تک پہنچانے والی ہے۔ یہ کتاب خدا کی حفاظت میں ہے اِسلئے اس کی روحانی تاثیرات ابدی ہیں۔ اگر اس کی حفاظت خدا کی طرف سے نہ ہوتی تو اس کی تاثیر ختم ہو گئی ہوتی۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ بھی بتایا کہ جس طرح سے یہ تعلیم اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہے اس کی حفاظت کرنے والے بھی محفوظ ہیں۔ اور دُنیا کی کوئی طاقت ان کو محفوظ رکھنے کے کام میں رخنہ نہیں ڈال سکتی۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے اِس تیسرے دن کے اختتامی خطاب سے قبل تلاوتِ قرآن کریم اور سرورِ دوعالم کے حضور ہدیۂ نعت از "لاہور" لاہور کے ایڈیٹر مکرم ثاقب زیروی صاحب کے ہدیۂ نعت کے بعد سات نعرے لگوائے۔ یہ نعرے اسٹیج سے ناظر اصلاح و ارشاد مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے بلند کئے اور جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے احبابِ جماعت نے بڑے جذب اور جوش سے ان نعروں کا جواب دیا۔ یہ نعرے بالترتیب یوں تھے:۔

خانہ کعبہ	زندہ باد
پاکستان	زندہ باد
محمد صلی اللہ علیہ وسلم	زندہ باد
خاتم النّبیّین	زندہ باد
اسلام	زندہ باد

اِس کے بعد نعرۂ تکبیر ــــ اللہ اکبر کا نعرہ دو دفعہ بلند کیا گیا۔

اِس کے بعد مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دو اَور نعرے لگوائے۔ یہ نعرے تھے

حضور ایدہ اللہ نے اپنے پُر معارف خطاب کا آغاز دو بجکر ۵۸ منٹ پر کیا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنی صحت کے بارے میں فرمایا کہ

طبیعت ابھی خراب چلی آرہی ہے۔ بیماری کی بعض علامتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ آج صبح نمازِ فجر کے لئے مسجد میں گیا تو احساس ہوا کہ گلا قریباً بیٹھ چکا ہے۔ کچھ کوشش کی ہے کہ گلے کو کمک پہنچاؤں کہ کام کرنے لگے۔ بہرحال آپ تک آواز پہنچ جائے گی جس کو نہ آئے ہاتھ کھڑا کر دیں۔

دَورانِ تقریر بھی حضور نے ایک مرتبہ فرمایا کہ

اِس وقت بھی مجھے چکر آرہے ہیں۔

ہمارے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ناسازیٔ طبع اور طبیعت کی شدید خرابی کے باوجود چار بجکر ۴۱ منٹ تک خطاب فرمایا اور اِس طرح سے قریباً پونے دو گھنٹے اپنا رُوح پرور خطاب جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے، صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے، آپ کے اعلیٰ مقاصدِ دینیہ میں برکت دے اور اپنے فضل سے ہر ہر لمحہ تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین یا ربّ العٰلمین۔